بسم الله الرحمن الرحيم

093: باب 52- یااللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے، کہنا درست نہیں۔

[(بخاری:6339)،(مسلم:2679)]

پھر شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگلے باب میں ‘‘باب قول اللهم اغفر لي إن شئت’’۔ یہ بھی اِن ابواب میں سے ہے یہ دوسرا باب ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ادب کا طریقہ بیان کیا جا رہا ہے، جب اللہ تعالیٰ کی بات ہوتی ہے تو پھر آپ کو ادب کے دائرے میں رہنا آپ کے لیے فرض ہوتا ہے۔ اس باب میں ایک لفظ سے منع کیا گیا ہے اور وہ ہے ‘‘اللهم اغفر لي إن شئت’’۔ شیخ صاحب رحمہ اللہ نے باب باندھا ہے ‘‘باب قول اللهم اغفر لي إن شئت’’ (اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے) اس کا حکم بیان کیا ہے۔

اس باب میں بھی صرف ایک حدیث ہے مختصر سا باب ہے اور اس باب میں دو اہم چیزوں کو بیان کیا گیا ہے، دو اہم چیزیں:

1۔ کہ بندہ یہ عقیدہ رکھے، یہ ایمان ہو بندے کا کہ اللہ تعالیٰ غنی ہے بے نیاز ہے الصمد ہے کسی کا محتاج نہیں ہے۔

2۔ انسان یہ محسوس کرے کہ وہ فقیر ہے اور محتاج ہے اور اپنے ربّ کا ہی محتاج ہے۔

اس کی مثال دیکھیں کہ اگر کوئی شخص آپ کو کچھ دینا چاہتا ہے آپ اس کو کہتے ہیں کہ بھئی آپ نے دینا ہے تو دیں ورنہ پھر آپ کی مرضی ہے آپ کہیں گے؟ شرم محسوس کریں گے ناں کہ کوئی شخص آپ کو دینا چاہتا ہے تو آپ کہیں گے مجھے دیں (اگر آپ کو ضرورت ہے)، ضرورت بھی ہے پھر آپ کہتے ہیں کہ نہیں جی آپ کی مرضی ہے تو دیں ورنہ نہ دیں!

جب ہم عام معاملات میں یہ چیز نہیں کرتے اور دینے والا ہماری طرح انسان ہے مسکین ہے کمزور ہے ضعیف ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے اس وقت اس قابل بنایا ہے دینے کے لیے ہم اس کے ساتھ اس طریقے سے بات نہیں کرتے ہمیں شرم آتی ہے اور ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ کے حق میں ہم کیسے سوچ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اگر تو چاہے مجھے معاف کر دے! بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اے اللہ تعالیٰ! مجھے معاف کر دے تیرے سوا میرا کوئی نہیں ہے اگر تو معاف نہیں کرے گا تو پھر کون معاف کرے گا مجھے دوسرا کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔

اس کی دلیل میں کہ یہ کہنا منع ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر تو چاہے مجھے معاف کر دے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

‘‘في الصحيح’’ (صحیح بخاری میں پھر) ‘‘عن أبي هريرة رضي الله عنه’’ (سیدنا أبو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں):

"أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال" (پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) "لا يقُل أحدُكُم" (تم میں سے کوئی شخص یوں نہ کہے) "اللهمّ اغفِرْ لي إنْ شِئْتَ" (اے اللہ تعالیٰ اگر تو چاہے مجھے معاف کردے) "اللهمّ ارْحمْني إنْ شِئْتَ" (اے اللہ تعالیٰ اگر تو چاہے مجھ پر رحم فرما) "لِيعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ" (عزیمت کے مضبوطی کے ساتھ سوال کرے) "فإنّ الله لا مُكْرِهَ لَهُ" (کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے) "ولمسلِمٍ" (اور صحیح مسلم میں آگے الفاظ ہیں اس روایت میں) "وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ" (اور اپنی چاہت کو عظیم طریقے سے بڑھا چڑھا کر بیان کرو اللہ تعالیٰ کے سامنے)۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ مجھے رزق عطا فرما" دعا ہے اچھی بات ہے، بعض لوگ کہتے ہیں "اے اللہ تعالیٰ! میں ضعیف ہوں کمزور ہوں، مسکین ہوں تیرے در پر کھڑا ہوں اپنا سر جھکا کر کھڑا ہوں، تیرے سوا میرا کوئی نہیں ہے تو ہی میرا مشکل کشا ہے تو میرا حاجت روا ہے میں مصیبتوں میں گھر چکا ہوں اے اللہ تعالیٰ مجھے اپنے رزق سے رزق عطا فرما، اپنی رحمت سے رحم عطا فرما مجھ پر اپنی رحمتیں نازل فرما" اب دونوں کیا برابر ہیں؟

"لِيعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ" کا مطلب ہے جو آپ چاہتے ہیں اپنا مسئلہ جو ہے جو آپ کی عرضی ہے جو آپ بیان کرنا چاہتے ہیں اُسے بہترین طریقے سے بیان کریں۔ "فَإِنّ الله لا يَتعاظَمُهُ شَيْءٌ أعْطاهُ" (جب مانگنا چاہو تو بڑی سے بڑی چیز مانگو اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز عاجز نہیں کرتی)۔

بعض لوگ جب دعا کرتے ہیں تو یوں محسوس کرتے ہیں کہ کہیں بڑی دعا نہ ہو جائے پھر قبول نہ ہو، چھوٹی سے گزارا کرتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ مجھے نوکری دے دے ایک ہزار ریال والی یا دو ہزار ریال اتنی میں گزارا ہو جائے گا دس ہزار کی کہوں گا تو پھر یہ بھی چلی جائے گی۔ میرے بھائی آپ کی کیا حیثیت ہے یہ تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

دیکھیں مانگنا نہیں جانتے ہم لیکن جب مانگیں تو بہترین طریقے سے مانگیں ناں آپ کا کیا جاتا ہے یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اچھی نوکری دے جس میں دس ہزار مجھے تنخواہ مل جائے؟

آپ کو دو ملے چار ملے، آپ کا اس سے کیا جاتا ہے لیکن آپ جب بھی مانگیں تو بہترین طریقے سے مانگیں۔ آپ کو اگر دس کی ضرورت ہے تو آپ بیس مانگیں کیونکہ دینے والا سخی ہے وہ بے حساب دیتا ہے۔ دیکھیں ہم کیلکولیشن کرتے ہیں حساب کرتے ہیں دنیا کے امور میں کہ بھئی مجھے اتنی ضرورت ہے اتنا دیں لین دین میں اللہ تعالیٰ تو بے حساب دیتا ہے ناں تب آپ کیوں سوچتے ہیں کہ نہیں جی مجھے شرم آتی ہے میں اتنا مانگ لوں؟! مانگو جو مانگنا چاہتے ہو۔

اس عظیم حدیث میں سیدنا أبو ہریرہ رضی اللہ عنہ مشہور و معروف محدث صحابی پیارے صحابی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ زیادہ وقت تو نہ گزارا لیکن جتنا وقت گزارا وہ بہترین طریقے سے گزارا، ایک سبق ہے کہ جب اچھا وقت ملے تو اسے بہترین طریقے سے سے گزارو۔

اسلام قبول کیا فتح مکہ کے بعد، تقریباً تین سال اور چند مہینے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے ان تین سالوں میں انہوں نے اپنی زندگی وقف کر دی علم حاصل کرنے میں دین کا علم حاصل کرنے میں۔ اپنا گھر چھوڑ دیا اور قبیلہ دوس میں سے (قبیلہ دوس مشہور قبیلہ ہے عرب قبیلہ ہے اور بڑا عظیم قبیلہ ہے) اِن کا تعلق سرداروں میں سے تھا یعنی ایک سردار کا بیٹا گھر سے نکلتا ہے اپنے گھر کو چھوڑ دیتا ہے اور بے گھر ہو جاتا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ سیدنا أبو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کوئی گھر نہیں تھا، اسلام قبول کرنے کے بعد اُن کا کوئی گھر نہ رہا اصحاب الصفۃ میں سے مشہور تھے، مسجد نبوی کے قریب ایک صفۃ تھا۔ صفۃ جانتے ہیں کہ ایک چھت تھی بغیر چار دیواری کے اور دو پلر تھے ایسے بس اسے صفۃ کہتے ہیں کہ بس سائے کی ضرورت ہے ہمیں، مٹی کو اپنا بستر بنایا اور اپنی چادر بنائی اوڑھنے کے لیے اور یہی اُن کی دنیا تھی۔ انہوں نے یہ عمل اس لیے کیا تا کہ وہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ سے زیادہ علم حاصل کر سکیں۔

وہ جانتے تھے کہ وقت بڑا قیمتی ہے اب یہ زندگی ہے پچھلی زندگی تو بس گزر گئی جیسے گزر گئی اب وہ وقت واپس نہیں آئے گا جو باقی وقت ہے کہیں یہ نہ ضائع ہو جائے تو اپنی زندگی وقف کر دی علم حدیث میں اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میرے لیے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہ جو حدیث ہے یہ میرے ذہن نشین کر دے۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے لیے دعا بھی کی ہے، فرماتے ہیں اس دعا کے بعد پھر جو میں سنتا تھا وہ اس طریقے سے پرنٹ ہو جاتا جیسا کہ پتھر پر کوئی چیز لکھی جاتی ہے ایک لفظ نہیں بھولتا تھا۔

اِن کی زندگی میں جو سب سے اچھا واقعہ ہے وہ بھی سنا دوں آپ لوگوں کو میں، فرماتے ہیں کہ میری ماں کافرہ تھی وہ شرک کرتی تھی مشرکہ تھی تو میری تمنا تھی کہ میری ماں مسلمان ہو جائے۔ ایک دفعہ میں گیا توحید کی دعوت دی تو میری ماں نے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرا بھلا کہا۔ تو روتے ہوئے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے أبو ہریرہ کیا ہو گیا ہے کیوں رو رہے ہو کیوں پریشان ہو؟!

سیدنا أبو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !

میں اپنی ماں کو توحید کی دعوت دے رہا تھا لیکن میری ماں کو غصہ آیا اور اُس نے آپ کے حق میں بدکلامی کی ہے مجھے بہت دکھی کر دیا ہے۔ مجھ سے برداشت نہ ہوا میں نے ماں سے تو کچھ نہیں کہا لیکن میرا سینہ تنگ ہو گیا ہے، میری ماں کے لیے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ایسے ہاتھ اٹھاتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ! اَبوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دے۔ بس جب یہ دعا سنتے ہیں تو انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ اب خیر ضرور ہو گا، جاتے ہیں ماں کے پاس دروازے کے قریب جاتے ہیں تو ماں کہتی ہے بیٹا ٹھہر جاؤ اندر نہ آنا۔ بیٹا ٹھہر گیا باہر، پانی کی آواز آئی پھر اجازت دی کہ بیٹا اندر آ جاؤ، ماں نے غسل کر لیا اور بیٹے کو دیکھتے ہی کہا "أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"۔ سیدنا اَبوہریرہ رضی اللہ عنہ خوشی سے رو پڑے، پھر روتے ہوئے گئے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس۔ اَبوہریرہ اب کیا ہو گیا ہے؟! کہتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری ماں نے اسلام قبول کر لیا ہے میں خوشی سے اب رو رہا ہوں۔

یہ ہیں سیدنا اَبوہریرہ رضی اللہ عنہ اور اس حدیث میں ہمیں خبر دے رہے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص یعنی پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اے اللہ تعالیٰ اگر تو چاہے مجھے معاف کر دے، اے اللہ تعالیٰ تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، بلکہ اسے چاہیے کہ مضبوطی کے ساتھ اپنا سوال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے اور جب سوال کرے تو پھر بہترین طریقے سے کرے اپنی ساری چاہتیں بیان کرے۔

یہ نہیں کہ ابھی میں دعا کرتا ہوں رزق کی، پھر بعد میں دعا کروں گا صالح اولاد کی، پھر کل پرسوں دعا کروں گا کہ میری بیوی اچھی ہو جائے، پھر دو چار دن کے بعد دعا کروں گا اپنی والدہ کے لیے، پھر دعا کروں گا صحت کے لیے، کیوں بھئی؟! یہ تو دنیا کے معاملات میں ہم کرتے ہیں تاکہ ہمارے سامنے خود بے چارہ مخلوق بیٹھا ہوتا ہے تو ہم ایک چیز آج مانگتے ہیں ایک چیز پھر بعد میں مانگتے ہیں، پھر کوئی چیز بعد میں ایک مہینے کے بعد مانگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے خزانے میں کوئی کمی ہے اور نہ کبھی کوئی کمی ہوتی ہے تو مانگنے والے سب کچھ مانگ لیا کرو ایک وقت میں مانگ لیا کرو۔

میدان عرفات میں سارے لوگ کھڑے ہوتے ہیں تیس لاکھ کے قریب تقریباً لوگ ہوتے ہیں اور سب اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتے دیکھو یہ بندے کیوں آئے ہیں؟ اِن کے بال بکھرے ہوئے اِن کے چہرے پر گرد و غبار ہے کس لیے آئے ہیں؟ کہتے ہیں اے اللہ تعالیٰ تو ہی بہتر جانتا ہے یہ تیرے لیے تیرے تیرے در پر آئے ہیں تیری رضا کے لیے آئے ہیں تجھ سے مانگنے آئے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! گواہ رہنا میں نے سب کو

معاف کر دیا ہے۔ تیس لاکھ بندوں کو ایک وقت میں ایسے ہی معاف کر دیا! اللہ تعالیٰ کے خزانے میں کمی نہیں ہے جب تیس لاکھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ ایک لمحے میں معاف کر دیتا ہے تو پھر اگر تیس لاکھ تو دعائیں تو نہیں ہیں ہمارے پاس اگر تیس دعائیں بھی ہوں تو ہم کیوں نہیں طلب کرتے اللہ تعالیٰ سے؟!

صحیح مسلم کی دوسری روایت میں آیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حدیث قدسی میں کہ اگر جن وانس سارے کے سارے ایک صف میں کھڑے ہو جائیں (جتنے بھی ہیں جب سے تخلیق ہوئی تا قیامت، کیا تعداد ہو گئی اللہ اعلم) اور سب مجھ سے مانگیں اور میں سب کو عطا کر دوں جو وہ چاہتے ہیں تو میرے خزانے میں سے کوئی کمی نہیں ہو گی، یعنی اتنی کمی ہو گی جیسا کہ کوئی شخص سمندر میں سوئی ڈبوتا ہے اور نکالتا ہے۔

اُس سوئی پر کتنے قطرے لگتے ہیں؟! یعنی کوئی کمی نہیں ہوتی۔ تو پھر یہ کتنی بے ادبی ہے کہ کوئی شخص دعا تو ربّ کریم ذوالجلال سے کرے، رحمٰن رحیم سے کرے اور وہ کہے کہ اے اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو مجھے معاف کر دے! یہ جہالت ہے اور بے ادبی ہے۔

اس حدیث میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

2۔ یوں کہنا کہ اللہ تعالیٰ اگر تو چاہے مجھے معاف کر دے، اے اللہ تعالیٰ اگر تو چاہے مجھ پر رحم فرما یوں کہنا حرام ہے۔

3۔ اللہ تعالیٰ کے حق میں بے ادبی ہے۔

4۔ اللہ تعالیٰ کے لیے کمال کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل ہے اپنے اسماء اپنی صفات اپنی ذات میں اللہ تعالیٰ کامل ہے۔

5۔ دعا عظیم عبادت ہے۔

6۔ دعا کرتے وقت دل کھول کر دعا کرنے کی ترغیب۔

7۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز مجبور نہیں کر سکتی۔

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (093۔ کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio